رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔ عہ
ششماہی ۔ ہجر
سہ ماہی ۔ ۱۲ر
بیرون ہند سالانہ ۱۸

قیمت ایک آنہ

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۶ | مورخہ ۱۵ رمضان ۱۳۵۷ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۸ نومبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۵۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

151

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ نومبر ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی لاہور تشریف لے گئی ہیں ۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم ۔ اے کے اپریشن کا زخم خدا تعالےٰ کے فضل سے مندمل ہو رہا ہے احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

جناب بابو اکبر علی صاحب کی درخواست پر کل شام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ان کے ہاں کھانا تناول فرمایا ۔ اس موقعہ پر حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب ۔ ملک مولا بخش صاحب پریذیڈنٹ سمال ٹاؤن کمیٹی اور جناب مولوی عبد السلام صاحب عمر بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل بی بھی مدعو تھے ۔

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نہایت مخلص صحابی ہیں سخت بیمار ہیں ۔ احباب دعا سے صحت کریں ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کے سمجھنے کیلئے معلم کی ضرورت ہے

مشاہدہ صاف بتلا رہا ہے ۔ کہ جو لوگ صادقوں کی صحبت سے لاپروا ہو کر عمر گزارتے ہیں ۔ ان کے علوم و فنون جسمانی جذبات سے ان کو ہرگز صاف نہیں کر سکتے ۔ اور کم سے کم اتنا ہی مرتبہ اسلام کا کہ دلی یقین اس بات پر ہو ۔ کہ خدا ہے ۔ ان کو ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا ۔ اور جس طرح وہ اپنی اس دولت پر یقین رکھتے ہیں ۔ جو ان کے صندوقوں میں بند ہو ۔ یا اپنے ان مکانات پر جو ان کے قبضہ میں ہوں ۔ ہرگز ان کو ایسا یقین خدا تعالےٰ پر نہیں ہوتا ۔ وہ سم الفار کھانے سے ڈرتے ہیں ۔ کیونکہ وہ یقیناً جانتے ہیں ۔ کہ وہ ایک زہر مہلک ہے لیکن گناہوں کی زہر سے نہیں ڈرتے ۔ حالانکہ ہر روز قرآن میں پڑھتے ہیں ۔ اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۔ پس سچ تو یہ ہے کہ جو شخص خدا تعالےٰ کو نہیں پہچانتا ۔ وہ قرآن کو بھی نہیں پہچان سکتا ۔ ہاں یہ بات بھی درست ہے ۔ کہ قرآن ہدایت کے لئے نازل ہوا ہے ۔ مگر قرآن کی ہدایتیں اس شخص کے وجود کے ساتھ وابستہ ہیں جس پر قرآن نازل ہوا یا وہ شخص جو منجانب اللہ اس کا قائم مقام ٹھہرایا گیا ۔ اگر قرآن اکیلا ہی کافی ہوتا ۔ تو خدا تعالےٰ قادر تھا ۔ کہ قدرتی طور پر درختوں کے پتوں پر قرآن لکھا جاتا ۔ یا لکھا لکھایا آسمان سے نازل ہو جاتا ۔ مگر خدا تعالےٰ نے ایسا نہیں کیا ۔ بلکہ قرآن کو دنیا میں نہیں بھیجا ۔ جب تک معلم القرآن دنیا میں نہیں بھیجا گیا ۔ قرآن کریم کو کھول کر دیکھو ۔ کتنے مقام میں اس مضمون کی آیتیں ہیں ۔ کہ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ یعنے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم قرآن اور قرآنی حکمت لوگوں کو سکھلاتا ہے ۔ اور پھر ایک جگہ اور فرماتا ہے ۔ وَلَا يَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۔ یعنے قرآن کے حقائق و دقائق انہی پر کھلتے ہیں ۔ جو پاک کئے گئے ہیں پس ان آیات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کے سمجھنے کے لئے ایک ایسے معلم کی ضرورت ہے جس کو خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے پاک کیا ہو ۔ اگر قرآن کے سیکھنے کے لئے معلم کی حاجت نہ ہوتی ۔ تو ابتدائی زمانہ میں بھی نہ ہوتی ۔ اور یہ کہنا کہ ابتدا میں تو حل مشکلات قرآن کے لئے ایک معلم کی ضرورت تھی ۔ لیکن جب حل ہو گئیں ۔ تو اب کیا ضرورت ہے ۔ اس کا جواب یہ ہے ۔ کہ حل شدہ بھی ایک مدت کے بعد پھر قابل حل ہو جاتی ہیں ۔ ماسوا اس کے امت کو ہر ایک زمانہ میں نئی مشکلات بھی تو پیش آتی ہیں ۔ اور قرآن جامع جمیع علوم تو ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ایک ہی زمانہ میں اس کے تمام علوم ظاہر ہو جائیں ۔ بلکہ جیسی جیسی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے

روزنامہ الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۸ نومبر ۳۸ء

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب جماعت احمدیہ سے

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱) اللہ تعالیٰ نے جس عظیم الشان خدمت کا موقعہ جماعت احمدیہ کو دیا ہے۔ وہ دنیا کے پردہ پر بہت ہی کم قوموں کو نصیب ہوا ہے۔

(۲) مگر جس قربانی کا اس جماعت سے مطالبہ ہے۔ وہ بھی بہت کم جماعتوں سے ہوا ہے۔ اور وہ قربانی صبر ہے۔ یعنی استقلال اور ہمت سے ایک ایسے نتیجہ کا انتظار جو گو یقینی ہے۔ مگر نسبتاً لمبے عرصہ کے بعد ظاہر ہونے والا ہے۔

(۳) مگر اس امتحان میں ایک قوم ہم سے پہلے کامیاب ہو چکی ہے۔ اور وہ مسیحیوں کی قوم ہے۔ انہیں کامیابی تین سو سال کے بعد ہوئی جس عرصہ میں لاکھوں عیسائی قتل کیا گیا۔ لاکھوں وطن سے بے وطن ہوا۔ لاکھوں کے مال و اسباب لوٹ لئے گئے۔ صدی کے بعد صدی آئی لیکن اس قوم نے ہمت نہ ہاری۔ آخر تین سو سال بعد فقیری کی گدڑی پھینک کر بادشاہت کا خلعت پہنا۔ اور آناً فاناً سب دنیا پر چھا گئی اسی لمبے انتظار کا نتیجہ تھا۔ کہ وہ اس قدر لمبے عرصہ تک حکومت کرنے کے قابل ہو گئی۔

(۴) جماعت احمدیہ کے انتظار کا زمانہ تو اس سے بہت کم ہے۔ پھر کیا ہمارا صبر پہلے مسیح کی امت سے زیادہ شاندار نہیں ہونا چاہیئے۔

(۵) ہمارے مسیح نے جو معجزات دکھائے۔ وہ پہلے مسیح سے بہت زیادہ اور زیادہ اہم ہیں۔ پھر کیا ہمارے ایمان ان سے بہت زیادہ قوی نہیں ہونے چاہئیں۔ اور کیا اسی کے مطابق ہماری قربانیاں بڑھی ہوئی نہیں ہونی چاہئیں۔

(۶) مگر اے عزیزو مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس دفعہ یعنی تحریک جدید کے دوسرے دور میں جماعت نے اس طرح قربانی پیش نہیں کی جس طرح کہ اس نے پہلے دور میں پیش کی تھی۔

(۷) آج تحریک جدید کا کام محض اس وجہ سے رک رہا ہے۔ کہ بعض دوستوں نے اپنے وعدے پورے کرنے میں سستی دکھائی ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ یہ سستی کمی ایمان کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ محض بھول چوک کی وجہ سے ہے۔

(۸) پس میں تمام دوستوں کو جنہوں نے اس کام کا بیڑا اٹھایا تھا۔ اور ان سب کو جن کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت کی چنگاری سلگ رہی ہے۔ گو وہ عہدہ دار نہیں کہتا ہوں۔ کہ کمر کس کر کھڑے ہو جائیں۔ اور گھر بہ گھر پھر کر ان دوستوں سے چندے وصول کریں۔ جو وعدہ تو کر چکے ہیں۔ مگر ابھی انہوں نے ادا نہیں کیا۔

(۹) گزشتہ سالوں کے بقائے ملا کر ستر ہزار کے قریب وعدوں کی وصولی باقی ہے۔ پس یہ کام معمولی نہیں۔ آپ کی رات دن کی تگ و دو کو چاہتا ہے۔ کیونکہ وعدوں کی وصولی کی تاریخ میں دو ماہ سے بھی کم اب باقی ہیں۔

(۱۰) آپ کی یہ محنت رائگاں نہ ہو گی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل آپ پر جو وصولی کریں گے نازل ہوں گے۔ اور ان پر بھی جو میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے فوراً اپنے وعدے پورے کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(۱۱) دوستوں کو یہ بھی چاہیئے۔ کہ وہ ساتھ کے ساتھ دعائیں بھی کرتے جائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنے خاص فضل فرمائے۔ جو وعدے پورے کرنے والے ہیں۔ اور ان کی سستی کو دور کرے جو شامت اعمال کی وجہ سے ابھی اس نعمت کو حاصل نہیں کر سکے۔ کیونکہ آخر وہ ہمارے بھائی ہیں۔ اور ان کی سستی ہم پر اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہ سکی۔ اور اگر خدا تعالیٰ انہیں بخشے۔ تو یہ ہمارے لئے ویسا ہی خوشی کا موجب ہے جیسا کہ اس نے ہمیں بخشا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ رمضان ۱۳۵۷ھ

ہندو عورتوں میں نئے سماج کے قیام کی تحریک

جالندھر کے کنیا مہا ودیالیہ کے جلسہ تقسیم انعامات اور کانووکیشن کی صدارت کے لئے جب محترمہ اُما نہرو صاحبہ ممبر یو۔پی اسمبلی تشریف لائیں۔ تو ایک تقریر کی۔ جس میں بقول "ملاپ" یکم نومبر" اس بات پر زور دیا۔ کہ ایک ایسا نیا سماج قائم کیا جائے جس میں مردوں اور عورتوں کو مساوی حقوق حاصل ہوں"

مغربی تعلیم و تہذیب کی ہندوستان میں اشاعت کے ساتھ ساتھ اس قسم کے خیالات تعلیم یافتہ عورتوں میں پھیل رہے ہیں۔ اور وہ اپنی آزاد خیالی کا تقاضا سمجھتی ہیں۔ کہ مرد و عورت کے لئے مساوات کا مطالبہ کریں۔ اس قسم کے مطالبات کا اگر یہ مطلب ہے۔ اور مساوی حقوق کا اقتضاء وہ یہ سمجھتی ہیں۔ کہ مرد و عورت کے دائرہ عمل اور میدان جدوجہد میں کوئی حد فاصل نہ رہے کوئی پابندیاں یا ذمہ داریاں کسی پر نہ ہوں۔ تقسیم عمل کوئی نہ ہو۔ انتظامی لحاظ سے بھی کوئی کسی کا تابع نہ سمجھا جائے۔ تو یہ "مساوی حقوق" انسانیت کے خوشگوار پہلو کو بالکل مٹا دیں گے اللہ تعالےٰ ان سے محفوظ رکھے۔ یورپ میں اس قسم کی مساوات ایک حد تک جاری ہے۔ اور اس کا جو تلخ نتیجہ پیدا ہو رہا ہے۔ وہ اخبار بین طبقہ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ کہ یورپ کے ڈکٹیٹر مسولینی اور ہٹلر وغیرہ قانوناً اس مساوات کو روک رہے ہیں۔ اور عورت و مرد کا حلقہ عمل وہی مقرر کر رہے ہیں۔ جو اسلام نے آج سے سینکڑوں سال پہلے تجویز کر دیا تھا یعنی عورت گھر کی ذمہ داریاں ادا کرے اور مرد ضروریات زندگی مہیا کرے۔

ہندوستان میں بعض اقوام کے تعلیم یافتہ طبقہ نے اس بارے میں بھی یورپ کی تقلید کرنے کی کوشش کی ہے۔ مگر تھوڑے سے تجربہ کے بعد ہی اس کے خلاف سنجیدہ اور معاملہ فہم طبقہ بڑی شدت کے ساتھ آواز بلند کرنے پر مجبور ہو گیا ہے:۔

ہاں اگر "مساوی حقوق" سے مراد یہ ہے۔ کہ جس طرح مرد انسان سمجھا جاتا ہے۔ عورت کو بھی انسان سمجھا جائے۔ بلحاظ انسانیت دونوں میں کوئی امتیاز اور فرق نہ ہو۔ دونوں کی اپنے اپنے دائرہ عمل میں باقاعدہ ذمہ داریاں اور ایک دوسرے کے متعلق پابندیاں ہوں۔ عورت کی اپنی مستقل حیثیت ہو۔ وہ اپنی علیحدہ جائیداد رکھ سکے۔ اور اسے اپنے حسب منشاء جائز رنگ میں استعمال کر سکے۔ چند ایک ضروری پابندیوں کے ساتھ اپنی علمی۔ ذہنی اور جسمانی نشوونما اور ترقی کے لئے انتظام کر سکے۔ گھر کے اندر اُسے ایک معزز اور مستحکم پوزیشن حاصل ہو۔ مرد اس کے جذبات۔ اور احساسات کو نظر انداز کرنے کا مجاز نہ ہو۔ اور ان کا احترام اس کا فرض ہو۔ اسے وہ اپنی غلام یا خادمہ نہ سمجھے بلکہ اپنی رفیقۂ حیات تسلیم کرتے ہوئے اس کے ساتھ باعزت سلوک کرے۔ اپنی حیثیت کے مطابق اس کے کھانے پینے۔ اور پہننے کا انتظام کرے۔ اور عورت عزت و آبرو کی محافظت اپنا فرض سمجھے۔ گھر کے ہر کام کاج اور انتظام۔ بچوں کی تعلیم و تربیت۔ شادی بیاہ۔ اور رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات بلکہ اپنی فلاح و بہبود اور نفع نقصان کے معاملات میں بھی اسے شریک مشورہ کرے۔ اور پھر اس کے مشورہ کا جہاں تک ممکن ہو احترام کرے۔ گھر سے باہر اپنے فرائض منصبی سے فارغ ہونے کے بعد جب واپس آئے۔ تو اپنے اپنے حالات اور ضروریات کے مطابق عورت کے کام میں بھی اس کا ہاتھ بٹائے۔ اور مدد کرے۔ جو کام عورت کرتی ہے۔ اپنے عمل سے اس پر ثابت کرے۔ کہ وہ ذلیل یا کمتر نہیں۔ تو پھر اس کے لئے مسز اُما نہرو یا کسی اور ہمدردِ نسواں کو کسی "نئے سماج کے قیام" کی احتیاج نہیں۔ بلکہ آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے سے یہ سماج قائم ہے۔ اور عرب کے نبیٔ اُمّی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے عرب ایسے وحشی ملک۔ اور جہالت کدہ میں اسے قائم فرمایا۔ پھر اپنے عمل سے اسے نافذ کیا۔ نہ صرف خود کر کے دکھایا۔ بلکہ اپنے پیروؤں کے اندر اسے قائم کر کے دکھا دیا۔ آپ کی تلقین ہی کا یہ اثر تھا۔ کہ وہ عرب جو لڑکی کو پیدا ہوتے ہی زندہ درگور کر دیا کرتے تھے۔ عورت کو عزت و احترام کی نظر سے دیکھنے لگے۔ اور اس کے تمام حقوق ادا کرنے لگے:۔

دراصل بات یہ ہے۔ کہ ہندو دھرم نے عورت کو اس قدر حقیر درجہ دیا ہے۔ اور ہندو واضعین قانون نے اس کے ساتھ ایسا "غیر مساوی" بلکہ ذلیل کُن سلوک روا رکھا ہے۔ اور اس کی ذہنیت پر جہاں تک مرد کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔ ایسا بُرا اثر ڈالا ہے۔ کہ مغربیت اور اس کے ساتھ لامذہبیت کی رو ہندوستان میں پیدا ہوتے ہی اس نے پنجۂ استبداد سے آزاد ہونے کی جدوجہد شروع کر دی ہے۔ اور اب باوجودیکہ وہ مذہبی ضوابط کو بالائے طاق رکھ کر بہت حد تک آزادی حاصل کر چکی ہے۔ مگر مطمئن نہیں اور مساوات مساوات کا شور برابر بلند کرتی جا رہی ہے۔ اور ایسا ہی ہونا لازمی ہے۔ کیونکہ اس مساوات میں چین اور آرام نہیں۔ آرام کی صورت وہی ہے۔ جو اسلام نے پیش کی ہے۔ اور اسی کا قیام اس کے مصائب کے خاتمہ کا موجب ہو سکتا ہے۔ اس میں عورت کو بالکل مرد کے مساوی حقوق عطا کئے گئے ہیں۔ ہاں انتظامی لحاظ سے مرد کو اس پر ایک گونہ فضیلت حاصل ہے۔ کیونکہ اس کی ذمہ داریاں بھی بہت زیادہ ہیں۔ عورت چونکہ فطرتاً ایسی واقع ہوئی ہے۔ کہ ضروریات زندگی مہیا کرنے کے لئے اس کی راہ میں مشکلات ہیں۔ اس لئے اسلام نے مرد پر یہ ذمہ واری ڈالی۔ اور انتظامی طور پر مرد کو ایک امتیاز دے دیا۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یہ نہایت ضروری ہے۔ اس کے بغیر گھر کا انتظام قائم رہنا ناممکن ہے:۔

پس مساوات کے متلاشیوں کو کسی نئے سماج کے قیام کی ضرورت نہیں۔ یہ اسلام قائم کر چکا ہے۔ اب اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن افسوس کہ بعض مسلمان کہلانے والے بھی دین سے ناواقفیت اور جہالت کی وجہ سے اسلام کی اس تعلیم کو چھوڑ کر مغربیت کے رنگ میں اپنے آپ کو رنگنا باعثِ راحت سمجھتے ہیں۔ لیکن سوائے ناکامی کے ان کے ہاتھ کچھ نہیں آتا:۔

اس وقت دیگر مذاہب کی نامکمل اور ناقص تعلیم کی وجہ سے اور مغربیت کے مہلک اثر کے باعث اہلی زندگی اس قدر تلخ اور ناخوشگوار ہو چکی ہے۔ کہ جس نے ہر قلب میں ایک انتشار اور پریشانی پیدا کر رکھی ہے۔ اور اگر مسلمان اپنے عمل سے اسلام کے صرف اس تمدنی پہلو کو ہی دنیا میں پیش کریں۔ تو یہ تبلیغ کا ایک نہایت مؤثر اور کامیاب ذریعہ ثابت ہو سکتا ہے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کا مجاہدۂ عظمیٰ

"نفس کا جہاد اصل جہاد ہے" (رہبر دکن)

رمضان المبارک کی آمد سے ایمانداروں کے قلوب میں تازگی اور بشاشت پیدا ہو جاتی ہے۔ روزہ ایک مجاہدہ ہے۔ نفس کی اصلاح کا ایک عمدہ ذریعہ ہے۔ خدا کے قرب کو پانے کی ایک راہ ہے۔ روزہ انسان کی بہت سی خفتہ حسوّں اور مردہ افکار کو تروتازہ کر دیتا ہے۔ روحانی امور میں تفقہہ پیدا کرنے کے لئے روزہ ضروری چیز ہے۔ زمینی آلائشوں اور دنیاوی کثافتوں سے روح کو پاک وصاف کرنے کے لئے روزہ بہترین طریق ہے۔ اسی لئے خداوند تعالٰے نے ہر زمانہ کے نبی کی معرفت روزہ کا حکم نازل فرمایا۔ اور مومنوں کو اس طریق فلاح کی طرف توجہ دلائی۔

روزہ کی غرض لباس تقوےٰ کا حصول ہے۔ تقوےٰ کے بغیر روح ننگی ہے۔ بلکہ انسانیت کے لئے جائے ننگ و عار ہے۔ پہلی قومیں روزہ رکھتی تھیں۔ اور شائد آج بھی ان میں سے بہت سے لوگ روزہ رکھتے ہیں۔ مگر اب ان میں روزہ کا پھل پیدا نہیں ہوتا۔ روزوں کے ایام ان کی قوم میں اخلاقی و روحانی ترقی کا موجب نہیں ہوتے۔ بلکہ وہ لوگ ایک دیرینہ رسم کو پورا کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ قومیں روزہ کی حقیقت سے غافل ہو گئیں انہوں نے چھلکے کی حفاظت پر زور دیا مگر مغز سے بے اعتنائی برتی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان کی چادر تقوےٰ تار تار ہو گئی کوئی مہینہ یا کوئی مقام انسان کو مقرب بارگاہ نہیں بنا سکتا۔ جب تک خود انسان ان ایام میں یا ان مقامات کی برکات سے مستفید ہونے کے لئے تیار نہ ہو۔ بیدار دل اور بیدار آنکھوں سے ان کا استقبال نہ کرے۔ یہی وجہ ہے کہ سینکڑوں متبرک مقامات موجود ہیں۔ بیسیوں مقدس دن قوموں نے مقرر کر رکھے ہیں۔ مگر بایں ہمہ عام حالت روز بروز رو بہ تنزل ہے کیوں؟ لوگ دن کی گھڑیوں اور مقامات کی اینٹوں اور پتھروں کو کافی سمجھتے ہیں۔ حالانکہ ان کے دل مقفل ہوتے ہیں۔ اور ان کی آنکھیں حقیقت کی روشنی سے محروم۔ ایسے افراد اور ایسی اقوام یقیناً برکات سماوی کو حاصل نہیں کر سکتیں۔

اللہ تعالٰے نے مسلمانوں کو تمام مذہبی اقوام کا جانشین بنایا۔ اولین مسلمانوں نے اپنے اعمال اور اپنی قربانیوں سے اس جانشینی کے استحقاق کو ثابت بھی کر دیا۔ مگر مرورِ زمانہ کے باعث اب وہ حالت نہیں رہی۔ جو لوگ روزے رکھتے بھی ہیں۔ وہ بھی اس کی حقیقت سے بے پروا ہوتے ہیں۔ لہذا التقوٰی سے محروم رہتے ہیں۔ روزہ رکھنے والوں کا فرض ہے۔ کہ اس امر کو کبھی نظرانداز نہ کریں۔ کہ روزہ عبادت ہے۔ اس کا اثر صرف رمضان کے دنوں تک ہی محدود نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ نیکی و پاکیزگی کی یہ روح سارے سال کے دنوں میں قائم رہنی چاہیئے۔ ماہ رمضان جذبات روحانیہ کو مزید صیقل کرنے کا ذریعہ بنانا چاہیئے۔

اسلام کی بنیاد جہاد پر ہے جہاد کے بغیر روحانی یا باعزت زندگی نصیب نہیں ہو سکتی۔ جب سے مسلمانوں نے غلط فہمی سے تلوار کی لڑائی میں ہی جہاد کو محدود قرار دے دیا۔ انکی ہمتیں پست اور ان کے عزائم مردہ ہو گئے۔ ان کی روحانی حالت خستہ و زار ہو گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مسلمانوں پر یہ ایک عظیم الشان احسان ہے کہ آپ نے جہاد کی حقیقی روح کو ازسرنو زندہ کیا۔ تلوار کی لڑائی تو خاص حالات میں اسلام نے ادنیٰ قسم کا جہاد قرار دیا ہے۔ لیکن تبلیغ دین اور اصلاح نفس کو ہر وقت اور اعلےٰ ترین جہاد بتایا ہے۔ کیونکہ نفس امارہ کی باگوں کو تھامے رکھنا سخت مشکل ہے۔ اور جادۂ استقامت پر گامزن رہنا بہت بڑی اولوالعزمی کو چاہتا ہے۔ پھر دوسروں کو تبلیغ کرنا بھی کچھ آسان نہیں۔ چونکہ مسلمان ان کٹھن منازل سے روگردان تھے۔ اور تلوار کی لڑائی کی ان میں طاقت نہ تھی۔ اس لئے وہ جہاد سے بالکل تہی دست ہو گئے۔ اور اس قوم کی تباہی میں کیا شبہ ہے جو جہادی سپرٹ سے محروم ہو جائے۔

مقام مسرت ہے کہ آہستہ آہستہ مسلمانوں میں جہاد کی حقیقت مفہوم ہو رہی ہے۔ اور وہ اصلاح نفس کو جہاد اکبر قرار دینے لگے ہیں روزنامہ "رہبر دکن" لکھتا ہے

"آج ماہ رمضان کا پہلا دن ہے۔ سال بھر کے بعد آج ہم نے پھر اپنے نفس سے جہاد شروع کر دیا ہے۔ خدا نے چاہا تو ہم تیس دن تک اپنے اس جہاد کو جاری رکھیں گے۔ اور اس کے فضل سے اس عزم میں کامیاب ہوں گے۔ نفس کا جہاد اصل جہاد ہے۔ اگر اس جہاد میں ہم من حیث القوم کامیاب ہوں گے۔ تو یقین جانیئے کہ دنیا کی ہر ترقی اور کامرانی ہمارے قدم چومے گی" (۲۵ اکتوبر ۱۹۳۸ء)

بلاشبہ نفس کا جہاد ہی اصل جہاد ہے اور اس کے بغیر قومی و فردی ترقی محض خیال ہے۔ اگر مسلمان اس اصل جہاد کی طرف توجہ کریں گے۔ تو بہت سی خامیاں دور ہو جائیں گی۔ اور انہیں اس زمانہ کے مصلح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ضرورت کا پورا احساس ہو جائیگا۔ اور اگر اس سال کا رمضان کچھ مسلمانوں میں بھی یہ نیک تبدیلی پیدا کر دے۔ تو نہائت مبارک بات ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم رمضان المبارک کے نیک اثرات اور اسکی روحانی شعاعوں کو وسیع سے وسیع تر کریں۔ اور انہیں سال کے تمام دنوں پر حاوی کر دیں۔ اللہ تعالٰے ہمیں توفیق عطا فرمائے آمین خاکسار ابوالعطاء جالندھری

مبلغ ہانگ کانگ بخیریت ہیں

ہانگ کانگ سے موصولہ تازہ ترین اطلاع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈاکٹر عبداللطیف صاحب اور ہمارے مبلغ مولوی عبدالواحد صاحب کینٹن کے جزیرہ شامین میں بخیریت ہیں۔ چونکہ یہ علاقہ آجکل میدان جنگ بنا ہوا ہے۔ اور بے حد بے امنی ہے۔ اس لئے احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ آئندہ بھی ہمارے احباب کو بخیریت رکھے۔

ایک نہائت ضروری اعلان

(۱) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ صحابہ جو ۳۱۳ کی فہرست میں ہیں۔ (۲) سلسلہ عالیہ کے جملہ مصنفین جنہوں نے کوئی تصنیفی کام کیا ہو (۳) سلسلہ عالیہ کے جملہ مبلغین (خواہ اس وقت مبلغ ہوں یا نہ ہوں)۔

ان تمام اصحاب کے اسماء اور مختصر حالات کی نظارت ہذا کو بہت ضرورت ہے۔ اس لئے جو احباب موجود ہوں وہ خود اور جو موجود نہ ہوں ان کے رشتہ دار اور دوست اس اہم کام کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔ مندرجہ ذیل باتوں کا تحریر کرنا ضروری ہے۔ (۱) پورا نام مع ولدیت وسکونت (۲) مختصر حالات (۳) مصنف ہونے کی صورت میں تصنیف کا نام اور مضمون (۴) سن پیدائش (۵) وفات یافتہ ہونے کی صورت میں تاریخ و سن وفات (ناظر تالیف و تصنیف)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قضاءِ آسمان است ایں بہرحالت شود پیدا

فلسطین میں یہود

کچھ عرصہ سے فلسطین میں یہود دُنیا کے مختلف کناروں سے آ آ کر جمع ہو رہے ہیں۔ اور املاک و جائداد پر قابض ہو کر وہاں کے غریب عربوں پر غلبہ حاصل کر رہے ہیں۔ اور چونکہ انہیں حکومت کی حمایت بھی حاصل ہے۔ اس لئے یہ فتنہ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے حتےٰ کہ اب تو حرب وضرب تک نوبت پہونچ چکی ہے۔ اور اہلِ اسلام کو اپنے قبلہ اولین کی یہ حالت دیکھ دیکھ کر سخت جوش آ رہا ہے۔ تمام اسلامی سلطنتوں نے اس بارے میں اپنے غم وغصہ کا اظہار کیا ہے۔ اور ہندوستان کے اہلِ اسلام میں بھی اس سے بہت بے چینی ہے۔ قاہرہ میں ایک کانفرنس بھی ہو چکی ہے۔ اور ایک وفد برطانیہ میں جا چکا ہے۔ یہود وُہ قوم ہے جس نے خدا کے نبیوں کو ہمیشہ دکھ دیا۔ اور ان کے درپئے قتل رہے۔ اس لئے وُہ علےٰ لسان داؤد و عیسےٰ ملعون ٹھہرائے گئے۔ اور خدا تعالےٰ کی آخری کتاب میں ان کے لئے ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوْا بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ کا فیصلہ صادر ہو چکا ہے۔ جو ہر صدی میں دیکھنے والے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ کہ یہود نے اس کے بعد باوجود دولت کثیرہ کے کبھی چین نہیں پایا۔ اور جہاں بھی گئے۔ رسوا ہوئے۔ انسان کا حافظہ کمزور ہے۔ گزشتہ واقعات کو جانے دیجئے۔ حال ہی میں مسولینی اٹلی کے ڈکٹیٹر اور ہٹلر جرمنی کے آمر نے ان کے ساتھ کیا رسوا کن سلوک کیا۔ وہ بازار میں اپنی دوکانیں تو کھولنا درکنار کسی اچھی دوکان سے سودا نہیں خرید سکتے۔ گذرگاہ کی طرف کھڑکی نہیں کھول سکتے۔ کسی گھر میں ان کی عورتیں نوکری نہیں کر سکتیں۔ ملکہ پچھلے دنوں سے تو تیسری بار ان کو پکڑ کر اپنی مملکت سے باہر نکال دیا جا رہا ہے اور وُہ اپنے ساتھ اپنا اندوختہ بھی نہیں لے جا سکتے۔ زمین باوجود فراخی کے ان پر تنگ ہے۔ اور ان کا ہر فرد مہذب دُنیا کے لئے ننگ۔ آہ! ان لوگوں کے آباء واجداد اس ندائے ربانی پر ایمان لاتے۔ تو یہ حالت کیوں ہوتی۔ جس میں انہیں سنایا گیا تھا۔ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ۔ آگے فرمایا۔ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ یہ لوگ بجز اسلام لائے یا اسلامی حکومت یا کسی دوسری حکومت کی زیر حمایت آنے کے کہیں عزت سے پاؤں نہ جما سکیں گے۔ بلکہ اللہ کے غضب میں گرفتار اور اپنے مال واسباب سے فائدہ کی بجائے نقصان اٹھانے پر مجبور ولاچار رہیں گے۔

یہود کی یہ حالت قرآن مجید۔ اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے من جانب اللہ صادق ومصدوق ہونے کی ایسی پختہ دلیل ہے۔ کہ اس کی نظیر کسی مذہب عالم میں نہیں مل سکتی۔ اور نہ کسی سعادت مند کے لئے بجز اس پر ایمان لانے کے کوئی چارہ ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر کلام الہٰی میں آتا ہے۔ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ یعنی اے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) تیرے رب نے یہ فرمان جاری کر دیا ہے۔ کہ ان یہود پر قیامت کے دن تک ایسے لوگوں کو مسلط رکھتا رہے گا۔ جو ان کو سخت سے سخت عذاب دیتے رہیں گے کیونکہ وُہ سریع العقاب ہے۔ ہاں وہ غفور رحیم بھی ہے۔ اگر یہ توبہ کر لیں تو معاف بھی کیا جا سکے گا۔

آپ پچھلی تاریخ کو بنظرِ غائر ملاحظہ کر کے دیکھ لیں۔ کہ یہود برابر عذاب الہٰی میں گرفتار رہے۔ اور ان پر ایسے لوگ مسلط رہے۔ جنہوں نے باوجود ان کے دولت مند ہونے کے انہیں بُرے سے بُرے حالات میں رکھا۔ اور یہ یہود اپنی بہبود کے لئے کچھ بھی نہ کر سکے۔ یہ پیشگوئی قرآن مجید کی پیشگوئی جس شوکت وشان سے آج تک پوری ہوئی۔ اور حالیہ واقعات وحالات پر نظر کرتے ہوئے جس طرح پر پوری ہو رہی ہے۔ وُہ سب کچھ دیکھتے ہوئے کیا یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ قرآن مجید اس عالم الغیب قادر ومقتدر ہستی کا کلام پاک ہے۔ جس کے قبضۂ قدرت میں جمّانۂ جہاں کی مہار ہے۔ اور جو ذرے ذرے کا مالک ومختار ہے۔ میں سمجھتا ہُوں۔ کہ صرف یہی ایک ہی آیت قرآن مجید کے کلام الہٰی ہونے پر حجت قاہرہ وبرہانِ باہرہ ہے۔ مبارک وُہ جو اس پر ایمان لائیں۔ مگر جہاں یہ فرمایا۔ ساتھ ہی آخری زمانے کے متعلق انہی یہود کی نسبت یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ وَقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا۔ یعنی بنی اسرائیل کے لئے یہ مقدر ہے۔ کہ جب آخری زمانہ آئیگا۔ اور وُہ مسیح موعود ہی کا زمانہ ہے تو ان یہود کو پھر ان کے مرکز (فلسطین) میں سمیٹ لائے گا۔ یہ ایک پیشگوئی ہے۔ جس کو ہم نے حق کے ساتھ اُتارا اور قرآن مجید بہ ضرورت حقہ حق حق نازل ہوا۔ پس یہ بات ضرور ہو کر رہیگی۔ اور یہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بشیر ونذیر ہونے پر ایک حجت بینہ ٹھہرے گی۔ پس ضروری ہے۔ کہ اس زمانہ آخر میں یہود پھر ایک بار اپنے قدیمی معبد ووطن میں جمع ہو جائیں۔ یہ قیامت کا نشان ہے۔ میرا اس کے ذکر کرنے سے یہ مطلب نہیں۔ کہ یہود کے اجتماع کی مخالفت نہ کی جائے۔ ان کو روکنے کے لئے مناسب تدبیریں نہ ہوں۔ یا یہود کے ایسے اجتماع پر غم وغصہ۔ نفرت وحقارت ظاہر نہ ہو۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی تقدیریں دونوں جانب چلتی ہیں۔ دیکھئے۔ بیماری مصیبت اور موت انسان کے لئے لازمی ہے مگر مومن کو یہی حکم ہے۔ کہ وُہ ان کے دفاع کے لئے اپنی پوری طاقت صرف کر دے۔ اور آخری دم تک خدا کی رحمت کاملہ سے امید نہ ہو۔ مگر جب ایسا واقعہ ہو جائے۔ پھر دلگیر اور نا امید بھی نہ ہو کیونکہ فعل الحکیم لا یخلوا من الحکمۃ۔ اللہ تعالےٰ حکیم علیم ہے۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

پس یہود کے فلسطین میں جمع ہو کر ثروت وغلبہ پر مسلمانوں کا برافروختہ ہونا درست۔ اس کے لئے ہر قسم کے مساعی کا بروئے کار لانا ضروری ولازم۔ مگر گھبرانا نہیں چاہیئے۔ اور نہ خواہ مخواہ صرف حکومتِ برطانیہ کو اس کا ذمہ وار ٹھہرا کر معرضِ نفریں لانا مناسب ہے۔ کیونکہ یہ تو خدا کی تقدیر اور اس کی قضا ہے۔ جو بہر حالت ہو کر رہے گی۔ اب نہ ہوگی۔ تو پھر کچھ عرصے کے بعد بھی ہوگی۔ کوئی غیر احمدی یہ نہ سمجھ لے۔ اس آیت کے یہ معنے میری یا احمدیوں کی ایجاد ہیں۔ حضرت شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ قرآن مجید کے حاشیہ پر بھی یہی لکھا ہے۔ اور قیامت کے دن سب کا بارگاہِ ربّی میں حاضر ہونا تو اور بھی یقینی اور لازمی ہے جس پر یہ اجتماع ایک دلیل ٹھہرے گا۔

عدم تشدد

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں بعض ایسی پیشگوئیاں پاک نبی کی معرفت فرمائی ہیں۔ جو دُنیا کی تمام اقوام پر حجت ہیں۔ اور کوئی زبردست سے زبردست قوم ان کی تردید نہیں کر سکتی۔

153

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چنانچہ فرمایا جَعَلَ اللّٰہُ الْکَعْبَۃَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ قِیٰمًا لِّلنَّاسِ اور آگے ارشاد ہوتا ہے لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ۔ یعنے کعبہ کو اللہ تعالےٰ نے اپنا معزز و محترم گھر بنا دیا ہے۔ جس کی لوگ حفاظت تو کیا کریں گے بلکہ یہ لوگوں کی حفاظت کرے گا۔ اور یہاں لوگ دور و دراز علاقوں سے آ آ کر مقیم ہوں گے۔ اور ہدایا و قلائد انتہا عقیدت سے نذر و نیاز میں لٹتے رہیں گے۔

اب دیکھ لیجئے ایران و روم جو وہی بڑی سلطنتیں اور زور آور حکومتیں تھیں۔ ان کے معابد و مراکز مرور زمانہ سے آخر کار تباہ ہو گئے۔ مگر یہ خدا کا مقدس گھر کعبہ اب تک سعادتمند روحوں کا مرکز و معبد چلا آرہا ہے۔ اور ہر طرح سے آزاد ہے۔ کبھی کفار جو اسلام کے دشمن و منکر ہوں۔ اس پر اپنا پائدار غلبہ و تسلط قائم نہیں کر سکے اور نہ بجولہ و قوتہ کر سکیں گے۔ اسی طرح حضرت خاتم النبیین علیہ صلواۃ اللہ رب العلمین نے فرمایا۔ کہ والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما مقسطا فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیۃ

(۲) کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم : فی روایۃ فامکم منکم

(۳) لیس بینی و بینہ نبیؐ (یعنی یا میں نبی ہوں یا وہ نبی درمیان میں کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔) × × فیدق الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیۃ و یہلک فی زمانہ الملل کلہا الا الاسلام۔ (الجلد الثانی جمع الفوائد من جامع الاصول و مجمع الزوائد صفحہ ۲۹۷ ، ۲۹۸)

یعنی آخری زمانہ میں مسیح بن مریم کی روح و قوت میں جو اہل اسلام کا امام انہی میں کا ایک فرد آئے گا۔ اس کے زمانہ میں جزیہ موقوف کر دیا جائے گا اور یہ تو جمہور اہل اسلام کا ایک مسلمہ عقیدہ ہے۔ کہ شریعت محمدیہ کامل و اکمل ہے۔ اور اس کے بعد کوئی شریعت نئی نہیں آئے گی۔ پس یہ تو ہو نہیں سکتا۔ کہ کوئی شریعت محمدیہ کو منسوخ کرنے والا صادق نبی آئے۔ بلکہ جو آئے گا۔ اسی شریعت کا خادم ہوگا۔ پس جزیہ موقوف کر دینے کا یقیناً یہی مطلب ہو سکتا ہے اور ہے۔ کہ وہ ع

دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

کا الٰہی فیصلہ صادر فرما دے گا۔ یعنی نہ جنگ ہوگی نہ جزیہ کا اجرا کہیں کرنا پڑے گا۔ اور اس کا زمانہ یضع الحرب کا زمانہ ہوگا: یعنے اس کے زمانہ میں ایسے حالات ہو جائیں گے۔ کہ دین محض دین کے لئے کوئی جہاد سیفی نہیں ہوگا۔ اور جو کرے گا وہ ہزیمت اٹھائیگا چنانچہ فرمایا ؎

یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائیگا

اس پر بعض ملا طبع لوگوں نے بہت شور مچایا۔ اور اب بھی مچا رہے ہیں۔ مگر تعجب ہے۔ کہ خود ان کا اپنا عمل وہی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرما دیا:۔

بے شک یہ تو ہر مسلم کا ایمان ہے کہ الجہاد ماضٍ الی یوم القیمۃ یعنے جہاد قیامت تک جاری ہے مگر جہاد فی سبیل اللہ کی کئی صورتیں ہیں۔ ہر زمانے کے حالات کے مطابق اس کی صورت عمل ہوتی ہے۔ حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے رجعنا من الجہاد الاصغر الی الجہاد الاکبر فرما کر جہاد بالسیف کو ادنے و اصغر بات فرما دیا۔ اور اس کے مقابل اپنے نفس کی اصلاح اور نفوس عالم کی ہدائت کو جہاد اکبر فرمایا ہے۔ جس سے روز روشن کی طرح اظہر ہے۔ کہ اصل جہاد تو یہی ہے۔ جو جماعت احمدیہ بحکم امام کر رہی ہے۔ اور دوسری صورت جہاد بالسیف والی اس اصل کی راہ سے روک ہٹانے کے لئے ہے۔ ورنہ اسلام ایسا با دلائل اور فطرتی مذہب ہے۔ کہ اس کے منوانے کے لئے فطرت ضمیر کو اپیل کافی ہے۔ چنانچہ اس کا ثبوت دینے کے لئے بعثت مسیح موعود ہوئی۔ اور اگر بعض واقعات سے کچھ غلط فہمی ہے تو وہ اب دور ہو کر رہے گی۔ اور دنیا تسلیم کرے گی۔ کہ اسلام ہی عالمگیر اور وہ مذہب ہے۔ جو نوع انسان کی فطرت کے تمام تقاضوں کو پورا کرتا ہوا واصل باللہ کرتا ہے۔ جس طرح پر اسلام کے دیگر بعض مسائل خصوصی طلاق۔ نکاح۔ پردہ۔ حرمت سود وغیرہ کا پہلے بعض نادان تمسخر اڑاتے تھے اور آخر کار مجبور ہوئے کہ وہی کچھ کریں یا وہی زبان سے اقرار کریں۔ کہ کرنا چاہیئے جو اسلام نے فرمایا۔ اسی طرح دین و مذہب کے لئے لڑائی تلوار کی لڑائی یقیناً چھوڑ دی جائے گی۔ اور جو اس کے خلاف کرے گا وہ ہزیمت یاب ہو کر نیست و نابود ہو جائے گا۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے ایسی ہوا چل رہی ہے اور اگر ہمارے ہندوستان والوں نے حضرت مسیح موعود کی آواز پر لبیک نہیں کہی تو گاندھی جی کے عدم تشدد پر سب ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں۔ اور اسی پر کاربند ہو رہے ہیں۔ یہ سب خدا تعالےٰ کی تقادیر ہیں جو اس نے اپنے مامور کی تائید میں چلائی ہیں۔ اور وہ وقت قریب ہے۔ جب سب دنیا اس بات پر طوعاً و کرہاً متفق ہو جائے گی۔ کہ یہ زمانہ یضع الحرب کا ہے۔ اور گو گاندھی جی کی تعلیم افراط کا پہلو لئے ہوئے ہے۔ مگر جس حد تک اسلامی معتدل حکم اور حالات زمانہ مسیح موعود کا تقاضا ہے تشدد کی روح کمزور ہو جائے گی۔ اور ہر ہیئت حاکمہ کو صلح و آشتی و نرمی پر جمالی رنگ میں کاربند ہونا پڑے گا۔ کہ

قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

اکمل عفی عنہ

اخبار فاروق کی خریداری کے لئے غیر معمولی رعائت

فاروق کے ایک محترم سرپرست اور نیازمند ایڈیٹر فاروق کے دیرینہ محسن جناب خان بہادر نواب چودہری محمد الدین صاحب مدظلہ العالی نے مبلغ ستائیس روپے فاروق کی امداد کے لئے عطا فرمائے ہیں۔ اس لئے میں ستائیس ایسے دوستوں کے نام جو فاروق کا پانچ روپے سالانہ چندہ ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ مگر فاروق کے شائق ہیں صرف تین روپیہ سالانہ میں فاروق جاری کرنا چاہتا ہوں۔ یہ خریدار نئے ہوں گے۔ سابقہ خریداران فاروق میں سے کوئی صاحب ایسی درخواست نہ کریں۔ کیونکہ یہ رعائت ایسے اصحاب کے لئے ہے۔ جو خریداری فاروق کی استطاعت نہیں رکھتے۔ سابقہ خریداروں کے لئے انشاء اللہ جلسہ سالانہ دسمبر ۳۸ء پر ایک خاص رعائت کروں گا۔ لہذا ۲۷ درخواستیں بہت جلد وہ دوست ارسال کریں۔ جو پہلے فاروق کے خریدار نہیں۔ اور مبلغ تین روپیہ بذریعہ منی آرڈر یا معرفت بیت المال پیشگی بھیجدیں۔ یا بذریعہ وی۔پی وصول کرنے کی اجازت دیں۔ اس صورت میں ۵ آنے ان کے زائد خرچ ہوں گے۔ چندہ وصول ہونے پر فاروق سال بھر کے لئے ان کے نام جاری ہو جائے گا۔ درخواست خریداری اور چندہ پیشگی پتہ ذیل پر آنا چاہیئے:۔ مینجر اخبار فاروق قادیان ضلع گورداسپور

تقرر امیر پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ بنگال

جماعت ہائے احمدیہ صوبہ بنگال کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ بنگال کے لئے مکرم خان بہادر چودہری ابو الہاشم خان صاحب کو یکم نومبر ۳۸ء سے آخر اکتوبر ۱۹۴۱ء تک تین سال کے لئے امیر مقرر فرما دیا ہے:۔ ناظر اعلیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبلہ خواجہ مولوی عبید اللہ صاحب بسمل رضی اللہ عنہ کا انتقال

غروب ہوگیا وہ آہ ماہ صدق و وفا — کیا تھا مہر نبوت سے جسنے کسب ضیا
ہر ایک تار نفس تھا شعاع عشق خدا — ضیاء پرتو احمدؐ ہر ایک اس کی ادا
وہ خاکساری و عجز و نیاز کی تصویر
وہ صبر و حلم و قناعت کے خواب کی تعبیر

علوم ظاہری و باطنی سے پر مخزن — وہ طب روحی و جسمی کا جاں فزا مسکن
ہزار جان سے اظہار حق میں شیر افگن — نثار حسن ازل جس کے تھے روان و تن
جو خاک کوئے صنم کا تھا ہستی پامال
ہر ایک حال میں خرم ہر ایک آن بحال

زبان فارسی گویا تھی اس کی خانہ زاد — جہاں کے اہل کمال اور فاضل و استاد
جناب فرخی و سنجر سخن ایجاد — کلام بسمل حق سن کے کرتے تھے ارشاد
محال ہے جو کرے وصف کچھ زباں اسکا
زبان اسکی کلام اسکا ہے بیاں اسکا

علوم دیں میں یہی حال تھا وہ ید طولیٰ — کہ فخر کرتا تھا جس پر زمانۂ اولیٰ
تھا اس کا علم تواریخ مال منقولا — تو فن شعر تھا اس کی زباں کا مشغولہ
اسی کی معدن طبع رسا کے جوہر ہیں
جو شیخ صاحب مظہر جناب گوہر ہیں

حصول علم کو جا جا کے دور دور آئے — اسی خیال میں اک بار رامپور آئے
جو بزم شاہ میں شعرائے باشعور آئے — بہت سے کامل پر عزہ و غرور آئے
مگر ہوا جو تقابل تو کھل گئے جوہر
سر انکے جھک گئے پائے کلام بسمل پر

تب اس کے بعد ہوئے ناظم کتب خانہ — تلاش شمع میں گویا تھے آپ پروانہ
جو عالی ظرف یہ میکش وہ عالی میخانہ — کتاب مے تھی تو چشمان شوق پیمانہ
ہوا وہ میکدہ خالی مگر ہوا نہ سرور
اسی سرور میں رہتے تھے رات دن مخمور

جہاں کے اور کتب خانہ ہائے دیرینہ — کہ نسخہ ہائے قدیم و جدید و پارینہ
مطالعہ کئے لیکن کھلا نہ کچھ سینہ — نہ ارتفاع رواں کے لئے ملا زینہ
تو صوفیا میں پھر اٹھا وہ جا کے بیعت کی
ملا نہ گوہر مقصود جب تو رجعت کی

جو دل سے طالب و جوئندہ اس علیم کا ہے — رہ طلب میں نگہباں رجا و بیم کا ہے
لنھدینھم فرمان اس رحیم کا ہے — طریق اس کی جو فیاض عمیم کا ہے
وہ اپنے بسمل خستہ کو قادیاں لایا
مراد دل ہوئی حاصل وہ مدعا پایا

فیوض احمدؐ مرسل سے دل ہوا روشن — ندائے حق کے لئے پھر اٹھا وہ شیر فگن
وطن بنا لیا غربت کو دوش کو مسکن — جو خار صحرا کو گل جانا دشت کو گلشن
دوبارہ حق کا وہ منادِ رامپور آیا
جو بنکے نار گیا ہو کے شمع طور آیا

جو فرق ناری و نوری میں ہے ہوا ظاہر — علوم فلسفہ و دیں کے عالم و ماہر
ادیب و فاضل و دانا و عاقل و شاطر — ہوئے جو عاجز و مجبور سوجھی یہ آخر
کہ ان کو ہر طرح آزار دو کرو سختی
عدو کی شامت اعمال تھی یہ بدبختی

مکاں میں پہلے تو پھینکے ظروف بول و براز — چلے جو گھر سے تو پیچھے لگے کلوخ انداز
ہجوم شوخ و شریر و پلید و بد آغاز — تھا سنگ بار وہ آگے تھا بسمل جاں باز
مگر یہ ضیغم حق المینان سے جاتا
سگان نفس دنی کرتے شور عف عف کا

چلا نہ بس تو حکومت کی ساتھ لی امداد — بوقت شب گئے گھر پر وہ ظالم بیداد
وہ بچے جو کہ تھے بے ماں کے کم سن و ناشاد — بجبر چھین لیا سنی کچھ نہ زاری و فریاد
جو ہاتھ دست نبیؐ میں بوقت بیعت تھا

154

وہ آیا بند سلاسل میں بسمل حق کا

جو سر کھلا تھا تو بکھرے تھے بال چہرے پر — جلال حق سے تھا نقشہ بشکل شیر ببر
وفور جوش سے للکارا یوں اٹھا کر سر — ہزار جاں سے میں قرباں ہوں احمدؐ بیت پر
ہیں پاؤں بیڑیوں کے ہاتھ ہتھکڑی کیلئے
گلو ہے پھانسی کو تیار ہر گھڑی کے لئے

ہے رامپور جو خاک دیار افغانی — ہوئے یہ حضرت عبد اللطیف کے ثانی
جو کام آئی وہاں ان کے خوں کی قربانی — تو رامپور میں بسمل کا خوں ہوا پانی
یہاں جو نکہت گلزار احمدیت ہے
جناب حضرت بسمل کی سب ریاضت ہے

ہو جس کا رہبر دین ایسا مونس و ہمدم — بنے نہ کس طرح دل میرا خانۂ ماتم
ہے قادیانی کی حق سے دعا یہی ہر دم — الٰہی روح پہ ہو ان کی تیرا لطف اتم

خوش است مصرعہ سال وفات حق آگاہ
بخلد شد بصفا مولوی عبید اللہ
۱۳۵۷ ھ

خاکسار:۔ قاسم علی خان رامپوری قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیدگاہ کے مقدمہ زیر دفعہ ۱۴۷ کی سماعت

بیان مہردین آتشباز

بٹالہ میں ۷ نومبر کو مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مہردین آتش باز نے حسب ذیل بیان دیا۔

نمبر خسرہ ۳۶۳ عیدگاہ کا غذات مال میں مقبوضہ اہل اسلام درج ہے میں اس کی نقل لایا ہوں۔ جو پیش کرتا ہوں یہ ایگزیبٹ D.W.1/A ہے۔ اس میں مقبوضہ جماعت احمدیہ درج نہیں۔ نمبر خسرہ ۶۰۲ قبرستان مقبوضہ جماعت احمدیہ کاغذات مال میں درج ہے۔ اس کی نقل بھی لایا ہوں۔ جو ایگزبٹ D.W.1/B ہے۔ میں گذشتہ ساٹھ سال سے اس عیدگاہ کو مسلمانوں کے قبضہ میں دیکھتا آیا ہوں۔ کرم الٰہی۔ شمس الدین۔ غلام فرید قاضی عنایت اللہ۔ محمد بخش۔ قاضی عبداللہ اور مولوی عنایت اللہ مختلف اوقات میں یہاں عید پڑھاتے رہے ہیں۔ اور اسی محراب میں ہم نماز جنازہ پڑھتے رہے ہیں۔ اس کے سوا ہمارے پاس عید اور جنازہ کے لئے قادیان میں کوئی اور جگہ نہیں ہے۔ ۱۹۰۱ء سے جبکہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ احمدیوں نے بڑے باغ میں عید پڑھنی شروع کر دی تھی۔ اس باغ کے پاس احمدیوں کے دو قبرستان ہیں۔ جن میں سے ایک کو بہشتی مقبرہ کہتے ہیں۔ اس عیدگاہ میں احمدیوں نے تین چار سال سے عید پڑھنی شروع کر دی ہے۔ میں ایک فیصلہ کی نقل پیش کرتا ہوں۔ جو مسٹر کورٹس مجسٹریٹ بٹالہ نے ۱۰ مارچ ۱۹۳۶ء کو کیا تھا۔ جو ایگزبٹ D.W.1/C ہے۔ مسٹر کھوسلہ سشن جج گورداسپور نے ۹ اگست ۱۹۳۶ء کو جو فیصلہ کیا تھا۔ وہ بھی پیش کرتا ہوں۔ جو ایگزبٹ D.W.1/D ہے۔

بجواب جرح کہا میں نے احمدیوں کے خلاف بہت سے مقدمات کئے ہیں اور کئی مقدمات میں ان کے خلاف بطور گواہ پیش ہوتا رہا ہوں۔ ۱۹۳۶ء میں ہم نے جمعۃ الوداع وہاں پڑھا تھا۔ کوئی جلسہ کبھی وہاں نہیں ہوا۔ نہ احمدیوں کا اور نہ ہمارا۔ جواب دعویٰ میں میں نے یہ نہیں لکھا۔ کہ اس عیدگاہ میں احمدی تین چار سال سے عید پڑھنے لگے ہیں مجھے یاد نہیں۔ کہ میں نے اس کی کوئی تحریری شکایت پولیس میں کی ہو۔ کہ احمدیوں نے یہاں عید پڑھنی شروع کر دی ہے زبانی شکایت میں نے ڈپٹی کمشنر کے پاس کی تھی۔ مولوی عنایت اللہ قریباً پانچ سال سے وہاں عید پڑھاتا ہے۔ وہ امیر جماعت احرار ہے۔ نمبر خسرہ ۶۰۲ میں قبضہ کے کالم میں " مقبوضہ اہل اسلام جماعت احمدیہ " کے الفاظ درج ہیں عید کے موقع پر پولیس موجود ہوتی ہے۔ وہ کرسیاں وغیرہ منہدم شدہ دھرم سالہ میں رکھتے ہیں تکیہ دالا بوہڑ اور محراب تک ساٹھ ستر کرم کا فاصلہ ہوگا۔ اور دھرم سالہ بوہڑ سے تیس کرم کے قریب ہوگا ہمارا امام محراب کے جنوب کی طرف قریباً دس بارہ کرم کے فاصلہ پر کھڑا ہوتا ہے احمدیوں کا امام محراب سے چھ سات کرم کے فاصلہ پر خسرہ ۳۶۱ میں کھڑا ہوتا ہے یہ صحیح نہیں کہ احمدیوں کی صفیں دھرم سالہ تک جاتی ہیں ہمارا امام بوہڑ کے درخت سے قریباً ۳۵ کرم کے فاصلہ پر جانب غرب کھڑا ہوتا ہے مثیل مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ مرزا صاحب نے ۱۸۹۱ء میں کیا ہے۔ یہ صحیح نہیں کہ مرزا صاحب نے ۱۸۹۱ء میں الگ جماعت شروع کی تھی۔ قادیان میں سوائے مغلوں کے مالک کوئی نہیں دھرم سالہ اور بوہڑ کے درمیان قبریں ہیں۔ مولوی عنایت اللہ امیر احرار زندہ ہے۔ قاضی عنایت اللہ بھی زندہ ہے۔ احمدیوں نے اس قبرستان میں ۱۹۰۵ء سے کبھی کبھی مردے دفن کرنے شروع کئے ہیں۔ مگر جنازہ مدرسہ احمدیہ میں پڑھا کر لاتے ہیں۔ باغ میں بھی ایک محراب بنا ہوا ہے ۱۹۰۱ء یا ۱۹۰۲ء سے بنا ہوا ہے عیدگاہ کا محراب بہت پرانے زمانہ کا ہے

ملا عنایت اللہ احراری کے خلاف مقدمہ کی سماعت

قادیان ۶ نومبر۔ ملا عنایت اللہ احراری کے خلاف زیر دفعہ ۱۵۳ ۔ ۶۰۲ ضابطہ فوجداری بعدالت اے۔ ڈی۔ ایم گورداسپور سرکار کی طرف سے جو مقدمہ دائر ہے۔ کل اس کی گورداسپور میں سماعت ہوئی۔ جب کہ شہادت صفائی پیش کی گئی ایک دو گواہ جو مجھ سے قبل پیش ہوئے۔ ان کا بیان نہ نوٹ کیا جا سکا۔ باقی گواہوں کے بیان جو لکھے جا سکے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

ایڈیٹر الفضل کا بیان

" الفضل " کے چند پرچے جن میں سے ایک میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ درج تھا۔ ایک میں ایک مراسلت اور باقیوں میں ایڈیٹوریل مضامین۔ ان کی تصدیق کرائی گئی۔ اور پوچھا گیا۔ کہ ان میں جو الفاظ احرار کے متعلق استعمال کئے گئے ہیں۔ ان کا استعمال تمہارے نزدیک جائز ہے۔ جس کا یہ جواب دیا گیا۔ کہ یہ الفاظ جوابی طور پر ان الفاظ کے مقابلہ میں ہیں جو ان سے بہت زیادہ سخت اور دل آزار جماعت احمدیہ کے خلاف احرار استعمال کرتے رہے ہیں۔

میاں معراج الدین صاحب عمر احمدی لاہور کا بیان

میں نے ۱۸۹۰ء میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی جو کہ جماعت احمدیہ کے بانی ہیں۔ بیعت کی تھی۔ براہین احمدیہ کا یہ نسخہ جو مجھے دکھایا گیا ہے۔ یہ میں نے چھپوایا تھا۔ اور میں نے حضرت مرزا صاحب کے کچھ سوانح زندگی لکھ کر اس کے ساتھ لگا دئے تھے۔ وہ حضرت مرزا صاحب کی اجازت سے اس کا حصہ نہیں قرار دئیے گئے تھے۔ میں نے خود ہی لگا دئیے تھے۔ جو حالات میرے نزدیک مستند تھے۔ وہ میں نے جمع کئے تھے ان میں سے وہ حالات جو میرے احمدی ہونے سے پہلے کے ہیں۔ دوسروں سے سن کر لکھے تھے۔ مگر جو حصہ میرے احمدی ہونے کے زمانہ کا ہے۔ اس کا میں شاہد تھا۔ اور وہ حالات واقعات کے رنگ میں لکھے تھے۔ جو واقعات میں نے لکھے۔ ان کی تصدیق میں نے حضرت مرزا صاحب سے کبھی نہیں کرائی۔ اس کتاب میں جو گڑ اور مٹی کے ڈھیلوں کا ذکر ہے۔ یہ بات میں نے سنی سنائی لکھی تھی۔ جب میں نے یہ حالات لکھے۔ اس وقت میں لاہور میں رہتا تھا۔ لاہور میں ہی یہ لکھے اور لاہور میں ہی یہ کتاب طبع کرائی۔

ملا عبداللہ امام مسجد احرار قادیان کا بیان

میں مسجد ارائیاں قادیان کا امام ہوں۔ مولوی عنایت اللہ نے بدعا سدھا کے واقعہ کے بعد مسجد میں تقریر کی تھی۔ جس میں حکومت کے متعلق کہا تھا کہ اگر حکومت نے ان بدمعاشوں کا ایکشن نہ لیا۔ تو حکومت بدمعاشوں کی ہو جائے گی۔ پھر کہا تھا۔ لکھا ہے۔ کہ مرزا صاحب اپنی جیبوں میں گڑ اور مٹی کے ڈھیلے رکھتے تھے۔ اس لئے احتمال ہے۔ کہ گڑ کی بجائے مٹی کھا لیا کرتے تھے

بجواب جرح سرکاری وکیل کہا۔ میں پانچویں جماعت تک پڑھا ہوا ہوں۔ مولوی عنایت اللہ چار سال سے مسجد ارائیاں میں خطبہ جمعہ پڑھتے ہیں۔ ان کی تقریریں جماعت احمدیہ کے خلاف نہیں ہوتیں بلکہ نزاعات کے خلاف ہوتی ہیں۔ میرے پاس ان کی کوئی لکھی ہوئی تقریر نہیں ہے۔ قادیان کے احمدیوں اور احرار میں کوئی دشمنی نہیں ہے۔

شیخ عبدالرحمٰن مصری کی شہادت

میں امیر مجلس احمدیہ قادیان ہوں میں مرزا غلام احمد صاحب بانی جماعت احمدیہ کا مرید ہوں۔ مگر میں موجودہ خلیفہ صاحب کا معتقد نہیں ہوں۔ احرار کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شورش کو دبانے کے لئے ایک نظارت خاص بنائی گئی تھی۔ میں بھی اس کا ممبر تھا چودہری فتح محمد صاحب اس کے پریذیڈنٹ تھے۔ چوہدری صاحب نے دو یا تین اجلاسوں میں یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ محمد علی نمبردار کبھینی چونکہ جماعت احمدیہ کے خلاف حکام کو جا کر باتیں بتاتا ہے۔ اس لئے اس کے خلاف مقدمات دائر کرائے گئے ہیں۔ مقدمات دائر کرنے والوں کی امداد کرنی چاہیئے۔ یہ تجویز منظور کی گئی تھی۔ میں لوکل انجمن احمدیہ قادیان کا پریذیڈنٹ تھا ایک شخص عبد الستار نے میرے پاس شکایت کی تھی۔ کہ میری لڑکی کو جو کہ سید ولی اللہ شاہ صاحب کے گھر سے اپنی ماں کے ساتھ میرے گھر آ رہی تھی۔ چار یا پانچ آدمی لے گئے ہیں اور انہوں نے میری بیوی کو مارا ہے۔ ان دنوں خلیفہ صاحب قادیان سے باہر تھے۔ جب تشریف لائے اور میں نے اس بات کا ذکر کیا۔ تو آپ نے اس رنگ میں جواب دیا جس سے میں یہ سمجھا کہ آپ اس بارے میں کوئی کارروائی نہیں کرنا چاہتے۔

بجواب جرح سرکاری وکیل کہا۔ میرے خلاف ۱۰۷ کا مقدمہ چلایا گیا تھا۔ اور مجھ سے ضمانت لی گئی تھی۔ اور ہائی کورٹ تک ضمانت قائم رہی تھی۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے مجھ پر غبن کے مقدمات بھی چلائے گئے۔ عورت والے واقعہ کا ذکر میں نے مولوی عنایت اللہ احراری سے کیا تھا۔ جب میرے پاس اس عورت کو لے جانے کی شکایت آئی۔ تو لے جانے والوں میں اس کے خاوند کا نام بھی لیا گیا تھا۔

بجواب مکرر جرح کہا۔ غبن کے بعض مقدمات میں میں بری ہو گیا اور ایک مقدمہ واپس لے لیا گیا تھا۔

جناب چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے کا بیان

جماعت احمدیہ میں ہیڈ مبلغ ہیں۔ میں ڈیرہ بابا نانک میں جماعت احمدیہ کے جلسہ پر خود گیا تھا۔ وہاں احمدیوں اور غیر احمدیوں میں کوئی فساد نہیں ہوا تھا۔ اس سے قبل کسی موقع پر فساد ہوا ہو۔ اس کا مجھے علم نہیں ہے۔ ست بچن اور ازالہ اوہام

موضع سرس پور میں ۲۵ کس کا قبول احمدیت

دہلی سے ۷ میل کے فاصلہ پر بادلی اسٹیشن کے قریب ایک چھوٹا سا گاؤں سرس پور واقع ہے۔ وہاں ایک احمدی رہتا ہے لیکن عرصہ سے اپنے گاؤں کے بڑے زمینداروں کی طرف سے مختلف تکالیف میں مبتلا تھا گزشتہ سال امیر صاحب جماعت احمدیہ دہلی حاجی نصیر الحق صاحب اور مستری نور محمد صاحب وقتاً فوقتاً ان زمینداروں سے ملتے رہے اور ان کو بتایا کہ اسلام امن کا حامی ہے اور ہر مذہب کے بانیوں کی عزت قائم کرتا ہے۔ وہ فتنہ و فساد کی تعلیم نہیں دیتا اور بد امنی کی راہوں سے روکتا ہے۔ ان ملاقاتوں کا بہت اچھا اثر ہوا۔

اس احمدی بھائی کے برادری کے لوگ بھی اسکے درپئے آزار تھے۔ زمینداروں نے صلح صفائی کا مساوی فائدہ ان کو بھی ملا۔ اور یہ بھی فائدہ ہوا۔ کہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ کو سننے لگے۔ امیر صاحب جماعت احمدیہ دہلی نے موقعہ کو غنیمت جان کر گزشتہ موسم گرما میں اس گاؤں میں ایک تبلیغی جلسے کا انتظام کیا۔ احمدی جماعت کے تمام افراد کچھ سائیکلوں پر اور باقی موٹر لاری کے ذریعہ وہاں پہنچے۔ شب کو جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں خاکسار نے اسلام کی خوبیوں اور اس کی رواداری پر تقریر کی اور آسان پیرایہ میں اسلام کے فضائل ان لوگوں کے سامنے پیش کئے۔ بفضلہ تعالیٰ اس جلسہ کا بہت اچھا اثر ہوا۔

ہمارے اس جلسہ کی کامیابی کی خبر سنکر انجمن سیف الاسلام دہلی کی رگ عداوت پھڑکی۔ اور انہوں نے اپنے ایک مبلغ مولوی عبد السمیع کو وہاں بھیجا۔ ہماری طرف سے بھی چند احباب وہاں پہنچ گئے اور آدھی رات تک مولوی صاحب سے مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ مولوی صاحب شب کو ہی گاؤں چھوڑ کر دہلی واپس لوٹ آئے۔ اور پھر ادھر کا رخ نہیں کیا۔

اسکے بعد بھی موضع سرس پور میں تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔ جس کے لئے مستری نور محمد صاحب خصوصیت سے قابل شکریہ ہیں۔ وہ کئی مرتبہ گاؤں گئے اور ان لوگوں کو سمجھاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ مستری صاحب موصوف کو جزائے خیر دے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے احباب کی یہ کوششیں بار آور ہوئیں اور اس گاؤں کے اکیلے احمدی نذیر احمد صاحب کے عزیز و اقارب نیز دوسرے گھرانے بھی بیعت کیلئے تیار ہو گئے۔ چنانچہ حسب ذیل اصحاب نے معہ اہل و عیال فارم بیعت پر دستخط کئے اور انگوٹھے لگائے جو کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت بابرکت میں بغرض قبول بیعت الگ ارسال کیا گیا ہے

	تعداد
(۱) چودہری رسول بخش صاحب	۱
(۲) مہر الدین صاحب معہ اہل و عیال	۴
(۳) محمد اسمٰعیل صاحب "	۲
(۴) امام الدین صاحب "	۲
(۵) عبد الرحمٰن صاحب "	۳
(۶) محمد سلیمان صاحب "	۵
(۷) سلامت بی بی زوجہ نذیر احمد احمدی معہ بچوں کے	۴
(۸) زوجہ سکندر خان احمدی معہ بچوں کے	۴
	۲۵

ہماری خوش قسمتی تھی۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ دہلی تشریف لائے۔ جس کا فائدہ سرس پور والوں نے بھی اٹھایا۔ چنانچہ یہ سب بیعت کنندگان معہ اہل و عیال دہلی آئے اور حضور پر نور کے دیدار سے مشرف ہونے کے علاوہ حضور عالی کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف بھی حاصل کیا۔ دعا ہے۔ کہ مولا کریم ان لوگوں کو استقامت بخشے۔ اور دین کا خادم بناوے۔

(خاکسار عبد الحمید سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ نئی دہلی)

مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے

۳۰ اکتوبر جب کہ جماعت احمدیہ لاہور کا ماہوار تبلیغی جلسہ ہو رہا تھا۔ جناب سکرٹری صاحب آریہ سماج گوالمنڈی کی طرف سے دعوتی چٹھی موصول ہوئی۔ کہ ان کے زیر اہتمام ۳ نومبر کو منعقد ہونیوالی مذہبی کانفرنس میں جماعت احمدیہ لاہور اپنا نمائندہ بھیجے جو "مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے۔" کے موضوع پر اسلامی نقطہ نگاہ پیش کرے۔ اس دعوت نامہ کا بجوشی خیر مقدم کرتے ہوئے اسی وقت سکرٹری صاحب آریہ سماج گوالمنڈی کو چٹھی لکھ کر مطلع کیا گیا۔ کہ جناب ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی جماعت ہذا کے نمائندہ کی حیثیت سے مذہبی کانفرنس میں شامل ہونگے۔ چنانچہ وقت مقررہ ۷ بجے شام سے قبل جناب خادم صاحب بعض احباب کی معیت میں کانفرنس میں پہنچ گئے۔ کانفرنس کی کارروائی ٹھیک ۷ بجے زیر صدارت جناب ڈاکٹر بھگت رام صاحب شروع ہوئی۔ جنہوں نے کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے مقررین کو تاکیداً کہا۔ کہ کسی حالت میں بھی کسی دوسرے مذہب پر حملہ یا نکتہ چینی نہ کی جائے جس کی پابندی افسوس ایک مقرر صاحب جو غالباً آریہ سماجی تھے نے نہ کی۔ اور صدر صاحب کو انہیں روکنا پڑا۔ ہمارے نمائندہ کی تقریر تیسرے نمبر پر شروع ہوئی۔ جناب خادم صاحب نے کمی وقت کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے خیالات کو مقررہ موضوع پر نہایت اختصار کے ساتھ مناسب۔ برجستہ۔ مدلل اور واضح الفاظ میں پیش کیا۔ اسی ضمن میں اسلامی تعلیم پر اس موضوع کے متعلق بعض اعتراضات کے معقول جوابات دئے۔ آپکی تقریر کے خاتمہ پر معزز سامعین نے تالیاں بجا کر خوشی کا اظہار کیا۔

اس موقع پر باوجود آریوں کی طرف سے دعوت دیئے مسلمانوں کی کسی اور انجمن نے شمولیت نہ کی۔ آریہ سماج کے ایک فاضل لیکچرار نے اس امر کو محسوس کیا کہ اتنے اہم مضمون کے لئے مقررین کیلئے جو وقت مقرر کیا گیا ہے۔ وہ بہت ناکافی تھا۔ ایسی اہم مذہبی کانفرنسوں میں مقررین کیلئے کافی

مرزا صاحب کی تصانیف ہیں۔ ان میں سخت الفاظ استعمال کرنے کے متعلق آپ نے جو کچھ لکھا ہے۔ اپنے متعلق لکھا ہے۔ وہ الفاظ ہمارے عمل کرنے کے لئے نہیں لکھے۔ اسلئے میں عمل نہیں کرتا۔ اس کے بعد مقدمہ ۱۱ نومبر پر ملتوی ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موصیوں کے متعلق ضروری اعلان

(۱)

قبل اس کے کئی دفعہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ اب پھر مزید توجہ کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ مطابق فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۳۵ء ہر موصی کو علاوہ جائداد کے ہر قسم کی آمدنی پر حصہ آمد ادا کرنا ضروری ہے۔ اور حصہ آمد بلا منہائی پراویڈنٹ فنڈ ادا کیا جاتا ہے۔ اور جن موصی صاحبان نے مکان کے لئے قرضہ لیا ہوا ہے۔ اور وہ ماہوار قسط قرضہ ادا کرتے ہیں۔ ایسے موصیوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ بلا منہائی قسط قرضہ یعنی پوری تنخواہ پر حصہ آمد ادا کریں۔ تنخواہ سے صرف انکم ٹیکس کا حصہ تخفیف منہا ہو سکتا ہے۔ آئندہ کے لئے ہر موصی اس پر عمل درآمد کرے۔ اگر اس اعلان کے بعد کوئی موصی قسط قرضہ منہا کر کے حصہ بھیجے گا۔ تو اس کے ذمہ بقایا دکھلایا جائے گا جس کا ادا کرنا موصی کے لئے ضروری ہوگا۔

(۲)

مجلس مشاورت اکتوبر ۱۹۳۶ء پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سلسلہ کی مالی مشکلات کو مدنظر رکھ کر ارشاد فرمایا تھا۔ کہ موصیان جائداد حصہ وصیت زندگی میں ادا کریں۔ اور موصیان حصہ آمد شرح حصہ وصیت میں تین سال کے لئے اضافہ کریں۔

حضور کے ارشاد پر ابھی تک بعض موصیوں نے توجہ نہیں کی۔ تین سال میں سے اب صرف ایک سال باقی رہ گیا ہے۔ ایسے دوست جنہوں نے ابھی تک حضور کے ارشاد پر عملی قدم نہیں اٹھایا۔ وہ اب ہی تعمیل کریں۔ تاکہ وہ بھی اس ثواب میں شامل ہو جائیں۔

سکرٹری مقبرہ بہشتی

اسسٹنٹ سب انسپکٹروں کی بھرتی

اضلاع لاہور۔ امرتسر۔ گورداسپور۔ شیخوپورہ۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ لائلپور اور منٹگمری کے رہنے والے امیدواروں کی درخواستوں پر جو اپریل ۱۹۳۹ء میں اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس کے عہدہ کے لئے ہونگی۔ صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس سنٹرل رینج لاہور ۳۰ نومبر ۱۹۳۸ء تک غور فرمائیں گے۔ یہ ضروری ہے کہ درخواست کنندگان کی عمر ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان ہو۔ وہ عمدہ چال چلن کے ہوں۔ جسمانی طور پر مضبوط ہوں اور چست و چالاک ہوں۔

اس اسامی کے لئے کم سے کم تعلیمی معیار ایف۔ اے یا دیگر مضامین میں اس کے مساوی امتحان یا ایچیسن چیفس کالج کا ڈپلومہ ہے۔ بلاواسطہ یا بالواسطہ سفارش کرانے کی کوشش امیدوار کے خلاف جائے گی۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

احمدیہ سپورٹس کلب قادیان کے لاہور میں میچ

۵ نومبر کو ۸½ بجے صبح سناتن دھرم کالج لاہور کی ہاکی کلب کے ساتھ احمدیہ سپورٹس کلب قادیان کا میچ ہوا۔ جس میں احمدیہ سپورٹس کلب پانچ گول سے جیتا۔ حاضرین نے ہماری کھیل کو بہت پسند کیا۔ شام کو نارتھ ویسٹرن ریلوے کی بہترین ٹیم کے ساتھ ریلوے سٹیڈیم پر میچ ہوا۔ جس میں ریلوے ٹیم کامیاب رہی۔ ان میچوں میں صاحبزادہ منیر احمد صاحب مولوی ظہور الحسن صاحب مولوی فاضل اور فضل الرحمن صاحب فاروقی کا کھیل نمایاں تھا۔ (نامہ نگار)

پولیس میں پراسیکیوٹنگ سب انسپکٹروں کی بھرتی

اضلاع لاہور۔ امرتسر۔ گورداسپور۔ شیخوپورہ۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ لائلپور یا منٹگمری کے رہنے والے امیدواروں کی درخواستوں پر جو اپریل ۱۹۳۹ء میں پراسیکیوٹنگ سب انسپکٹروں کے عہدے کے لئے ہونگی (اگر مزید آسامیوں کی منظوری مل گئی) صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس سنٹرل رینج لاہور ۳۱ دسمبر ۱۹۳۸ء تک غور کریں گے۔ یکم اپریل ۱۹۳۹ء کو امیدواروں کی عمر تیس سال سے کم ہونی چاہیئے۔ وہ عمدہ چال چلن کے ہوں۔ جسمانی طور پر مضبوط ہوں۔ اور چست و چالاک ہوں۔ کم سے کم تعلیمی معیار بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ہے۔ امیدواروں کو عام طور پر فوجداری عدالتوں میں کام کرنے والے وکلاء کی حیثیت سے دو سال کا تجربہ ہو۔ انہیں اپنی درخواستوں کے ساتھ اپنے سرٹیفکیٹ بھی شامل کرنے چاہئیں۔ جنہیں اول درجہ اور دوئم درجہ کے ایسے تنخواہ دار مجسٹریٹوں نے مناسب طور پر تصدیق کیا ہو۔ جن کی عدالتوں میں وہ مقدمات کی پیروی کرتے رہے ہیں۔ تنخواہ ۸۰۔۵۔۱۱۰۔۵۔۱۳۰ روپے ماہوار۔ تیس روپیہ ماہوار الاؤنس بھی ملے گا۔ سوائے ان افسروں کے جو ریزرو میں رکھے جائیں گے اس کے علاوہ سوا گیارہ روپے ماہوار سواری کا الاؤنس ملے گا۔ وردی مفت ملے گی اور رہنے کو مکان بھی مفت ملے گا۔ یا مختلف سٹیشنوں کے لئے ایسا کرایہ مکان ملا کرے گا جس کی وہاں منظوری ہے۔ پراسیکیوٹنگ سب انسپکٹروں کی پچیس فی صدی تعداد سیلیکشن گریڈ میں لئے جانے کی مستحق ہوگی۔ اس گریڈ میں ۱۳۰۔۱۰۔۱۶۰ روپے ماہوار تنخواہ ہے۔ یہ پراسیکیوٹنگ سب انسپکٹر ترقی کر کے پولیس کے انسپکٹر اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ بھی بن سکتے ہیں۔ بالواسطہ یا بلاواسطہ سفارش کرانے کی کوشش امیدوار کے خلاف جائے گی۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

قابل توجہ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے اب جماعت احمدیہ لاکھوں کی تعداد میں ہے۔ مگر ابھی تک وصایا کی تعداد قریباً پانچ ہزار ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جماعت کے اکثر حصہ نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ نہ ہی عہدہ داران نے توجہ دلائی ہے۔ اس اعلان کو پڑھ کر ہر عہدہ دار کا فرض ہے۔ کہ اپنے حلقہ اثر میں وصیت کی اہمیت بیان کرے اور رسالہ وصیت کو جماعت میں سنایا جائے۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

دنیا بھر میں پیتل کی بہترین
مشین سویاں نکل پلیٹڈ (نو ایجاد)

کی صنعت کا بہترین نمونہ۔ مروجہ مشینوں کے نقائص سے مبرا اور مفید خوبصورتی پائیداری میں لاجواب۔ نہایت اعلیٰ چلنے میں جدید طرز۔ ہینڈل گھمانے کا کام اپر زور بھی لگایا گیا ہے منٹوں میں سیروں رومالی سویاں تیار کر کے تناول فرمایئے خلاف تحریر ہو تو قیمت واپس۔ ہر مشین کے ہمراہ دو چھلنی سوراخ۔ وہ قیمت سات روپے (علاوہ محصول) ازیں شہرۂ آفاق آہنی رہٹ فلور ملز۔ آہنی خراس (بیل چکی) انگریزی ہل۔ خشک کے بیلنے جات۔ چاف کٹر۔ بادام روغن۔ نچے اور چاولوں کی مشینیں۔ زراعتی آلات و دیگر مشینری منگانے کیلئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔ (محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار)۔ اصلی اور اعلیٰ مال منگانے کا قدیمی پتہ:۔
ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجینئرز بٹالہ پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب کرام وی پی وصول کرنے کیلئے تیار رہیں

الفضل نمبر ۲۴۹ و ۲۵۰ اور ۲۵۱ میں خریداران الفضل کی فہرست شائع ہوئی ہے ان کے نام ۸ نومبر کو وی۔پی ارسال کر دئے جائیں گے۔ اس تاریخ تک جن احباب کا چندہ یا ادائیگی کی اطلاع موصول ہو جائے گی۔ ان کے وی۔پی روک لئے جائینگے چونکہ اسوقت الفضل کو مالی مشکلات درپیش ہیں۔ اسلئے احباب کرام کو چاہیئے کہ قیمت کی ادائیگی کا انتظام کر کے شکریہ کا موقع دیں۔ بعض احباب جو خود قیمت ارسال کیا کرتے ہیں۔ ان کے نام اسی لئے شائع کئے گئے ہیں۔ کہ انہیں قیمت بھیجنے کے متعلق اطلاع ہو۔ وی۔پی ان کے نام نہیں بھیجا جائے گا۔

خاکسار منیجر

عہدوں سے علیحدگی

چونکہ میاں غلام نبی صاحب امیر جماعت احمدیہ بھلیسر ضلع گجرات اور میاں محمد لطیف صاحب جنرل سکرٹری و سکرٹری مال و سکرٹری تعلیم و تربیت کو نظارت امور عامہ کی طرف سے بمنظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز مقاطعہ کیا جا چکا ہے۔ اس لئے ان کو ان کے عہدوں سے برطرف سمجھا جائے۔ مقامی جماعت کو چاہیئے کہ امیر اور جنرل سکرٹری اور سکرٹری مال و تعلیم و تربیت کے لئے نیا انتخاب کر کے منظوری حاصل کرے۔

ناظر اعلےٰ

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست تپ کھچیں۔ دردسیلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھاپے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طب میں اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے سنہ ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر: حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رض اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

مقدمہ بابا نانک کا دین دھرم کی اپیل ہائیکورٹ میں

معلوم ہوا ہے کہ سردار عبدالرحمن صاحب بی۔اے کی کتاب "بابا نانک کا دین دھرم" کے مقدمہ کی اپیل عالیہ پنجاب کے ڈویژن بنچ میں ۲۹ نومبر کو ہوگی جس میں جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ بحث کریں گے۔ احباب کامیابی کیلئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔

احرار کا جمعۃ الوداع گھکھی والا میں

احرار نے پوسٹر کے ذریعہ اعلان کیا ہے۔ کہ مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری موضع گھکھی والا میں جو قادیان سے قریباً دو میل کے فاصلہ پر ہے جمعۃ الوداع پڑھائیں گے۔ معلوم نہیں احرار کے نزدیک اس موضع کی سرزمین کو کیا تقدیس حاصل ہے۔ جسکی وجہ سے جمعۃ الوداع کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔

پائیلیکس کیا ہے؟

بغیر سرمایہ

گھڑیوں کی تجارت

ہماری دوکان کی گھڑیوں کی نہایت کارآمد و مفید لسٹ تیار ہے۔ حاجتمند احباب کارڈ لکھ کر مفت منگالیں۔

کمیشن ایک گھڑی منگانے پر لسٹ کی مقررہ قیمتوں پر فی روپیہ دو آنے کم ہونگے۔ مگر جو احباب بطور کمیشن ایجنٹ زیادہ گھڑیاں منگا کر اپنے ہاتھوں وزیر اثر لوگوں کو دیں گے۔ ان سے مزید رعایت کی جائے گی۔ اس طرح گھر بیٹھے مالی فائدہ ہوگا۔ لیکن یہ ضرور ہوگا۔ کہ ایسے خریداران سے کچھ رقم پیشگی اور باقی وی پی کے وقت وصول کریں۔

المشتہر منیجر احمدیہ واچ ایجنسی شاہجہانپور یو پی

ایک باموقعہ اور پختہ مکان برائے فروخت یا رہن

بعض شدید ضروریات کی وجہ سے یہ عاجز اپنا مکان موسومہ "نیاز منزل" واقعہ محلہ دارالرحمت فروخت کرنا چاہتا ہے۔ یا اگر کوئی صاحب چاہیں۔ تو رہن باقبضہ لے سکتے ہیں۔ قیمت چونکہ ضروریات کی وجہ سے نسبتاً کفایتی ہوگی۔ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے۔ مکان پہلے دیکھ لیں۔

156

خاکسار نیاز محمد۔ انسپکٹر پولیس۔ میرپور خاص۔ سندھ۔

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آجتک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ)

نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوا لیجئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۵ نومبر۔ ایک عرب لیڈر نے امریکن سفیر مقیم یروشلم کے نام ایک خط لکھا ہے۔ کہ اس وقت امریکہ کی طرف سے یہودیوں کے حق میں جو پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے اگر اسے بند نہ کیا گیا۔ تو امریکنوں کی حملوکہ تمام عمارتیں ڈائنامیٹ سے اڑا دی جائیں گی۔ امریکن مال کا بائیکاٹ کر دیا جائے گا۔ اگر یہودیوں سے اتنی ہمدردی ہے تو انہیں امریکہ میں جگہ دیدی جائے۔

پیرس ۵ نومبر۔ سیاسی حلقوں میں اس بات کا بہت چرچا ہے۔ کہ جس وقت پارلیمنٹ کا اجلاس ہوگا۔ کمیونسٹ ایسی صورت حالات پیدا کر دیں گے۔ کہ جس کی وجہ سے وزارت کے لئے مستعفی ہونے کے سوا چارہ نہ ہوگا۔ وزیر اعظم نے برطانوی وزیر اعظم کو سیاسی صورت حالات کے متعلق بات چیت کرنے کے لئے فرانس آنے کی دعوت دی ہے۔

لنڈن ۵ نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ وزیر اعظم اور وزیر خارجہ برطانیہ نے حکومت فرانس کی دعوت کو منظور کر لیا ہے۔ اور ۲۴ لغایت ۲۵ نومبر پیرس میں رہیں گے۔

راجشاہی ۵ نومبر۔ مقامی کالج کے طلباء کے ایک جلسہ میں مسٹر بوس صدر کانگرس تقریر کرنے گئے۔ تو منتظمین نے بعض لڑکوں کو ہال کے اندر جانے سے روکنا چاہا۔ مگر ان میں سے کچھ داخل ہو گئے۔ ہال میں گڑبڑ پیدا ہو گئی۔ دروازوں کے شیشے توڑ دیئے گئے۔ اور پرنسپل کی تمام کوششوں کے باوجود سکون پیدا نہ ہو سکا۔ چنانچہ مسٹر بوس جلسہ سے اٹھ کر چلے گئے۔ ایک بیان میں آپ نے کہا۔ کہ مسلم طلباء کے ایک طبقہ نے یہ شورش پیدا کی تھی۔

لکھنؤ ۵ نومبر۔ کل بعد نماز جمعہ احراریوں نے اعلان کیا۔ کہ اگر آئندہ جمعہ تک مدح صحابہ کے سلسلہ میں سنیوں اور شیعوں کے مابین کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکا۔ تو وہ کانگرسی حکومت کے خلاف سول نافرمانی کریں گے جس نے سنیوں

کا حق تسلیم کرنے کے باوجود ان پر امتناعی پابندیاں عائد کر رکھی ہیں۔ اسی بنا پر اکثر سرکردہ کانگرسی مسلمان بھی کانگرس سے علیحدہ ہو سکتے ہیں۔

قاہرہ ۵ نومبر۔ مصر کے وزیر جنگ نے آج ہائر ڈیفنس کونسل کے سامنے ایک نیا جنگی پروگرام پیش کیا۔ جو پانچ کروڑ پونڈ کے اخراجات سے پانچ سال میں مکمل ہوگا۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ملکی بچاؤ کے لئے ایک زبردست بحری فوج بنائی جائے۔ بری فوج کو بڑھایا جائے۔ نئے بحری اور فضائی مستقر قائم کئے جائیں۔ نیز سکندریہ کو ایک زبردست بحری مقام بنانے کی تجویز شروع کر دی جائے گی۔

لکھنؤ ۴ نومبر۔ مقدمہ سازش لاہور میں بھگت سنگھ کے ساتھی بجے کمار سنہا کو حبس دوام کی سزا ہوئی تھی۔ لیکن چونکہ اس کی صحت خراب ہو گئی تھی۔ اس لئے حکومت پنجاب کے حکم سے رہا کر دیا گیا ہے۔

کانپور ۴ نومبر۔ ایک مسجد کے قریب مندر ہے۔ ان میں عبادت کا وقت معین کرنے پر ہندو مسلمانوں میں فساد ہو گیا۔ لیکن پولیس نے فوراً حالات پر قابو پا لیا۔ اور بات ایک دوسرے پر خشت باری سے زیادہ نہ بڑھی۔ مگر فرقہ وارکشیدگی بڑھ رہی ہے۔ دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔ اور قریباً ایک سو اشخاص کو امن عامہ کے لئے خطرہ سمجھتے ہوئے زیر دفعہ ۱۰۷ گرفتار کر لیا ہے۔

ملتان ۴ نومبر۔ کرفیو آرڈر اور دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ میں مزید دو ماہ کی توسیع نیز ہر قسم کے جلوس کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ حتیٰ کہ شادی بیاہ یا ماتمی جلوس بھی ممنوع ہیں۔ لوٹ مار اور آتش زنی کے واقعات کی تفتیش ہو

رہی ہے

دہلی ۵ نومبر۔ ہندوستان کے فوجی معاملات کی تحقیق کے لئے چیٹفیلڈ کمیٹی آ رہی ہے۔ اسمبلی میں کانگرس پارٹی کے لیڈر مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی اور ڈپٹی لیڈر مسٹر ستیہ مورتی نے اس کے سامنے شہادت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ کیونکہ کانگرس کے نزدیک اس شہادت دینے کا کوئی فائدہ نہیں۔ لیکن ڈاکٹر مونجے نے شہادت دینا منظور کر لیا ہے۔

پٹنہ ۵ نومبر۔ حکومت بہار ایک مسودہ قانون تیار کر رہی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ بہار سے زنانِ بازاری کے وجود کا خاتمہ کر دیا جائے۔

بمبئی ۵ نومبر۔ مہاراجہ بڑودہ کی صحت یکایک خراب اور حالت نازک ہو گئی ہے۔ آپ گذشتہ ہفتہ ہی انگلستان سے آئے ہیں۔ مہارانی صاحبہ ابھی ولایت میں۔ اور بیماری کی اطلاع پا کر ایک سپیشلسٹ ڈاکٹر کو ہمراہ لے کر بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہنچ رہی ہیں۔

لنڈن ۵ نومبر۔ صدر جمہوریہ امریکہ کی دعوت پر ملک معظم نے ملکہ معظمہ کے ہمراہ امریکہ جانے کا فیصلہ کر لیا ہے جہاں تین روز تک آپ وائٹ ہاؤس میں بطور مہمان ٹھیریں گے۔

دہلی ۵ نومبر۔ ۱۹۳۸ء کی ششماہی اول میں محکمہ ڈاک کو گذشتہ سال کی پہلی ششماہی سے کم آمدنی ہوئی ہے۔ اس لئے آئندہ سال بھی کارڈ کی قیمت دو پیسے ہونے کا کوئی امکان نہیں ٹیلیفون کی آمدنی وہی ہے۔ جو گذشتہ سال تھی

پٹنہ ۵ نومبر۔ گورنر بہار نے ٹیننسی ایکٹ امینڈمنٹ بل کی منظوری دے دی ہے اور اب عنقریب گزٹ میں اس کا اعلان کر دیا جائے گا۔

بمبئی ۵ نومبر۔ تجارتی تنازعات کے متعلق بل اسمبلی میں پاس ہو گیا ہے۔

اس کے خلاف بطور پروٹسٹ مزدور لیڈر ۷ نومبر کو ہڑتال کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حکومت نے ایک ہفتہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا ہے۔ نیز لاٹھیاں وغیرہ پکڑ کر چلنے کی ممانعت۔

کلکتہ ۵ نومبر۔ شمالی بنگال کے اکثر حصوں سے باشندوں کی مفلسی اور فاقہ کشی کے متعلق خوفناک اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ جس کی وجہ سے مضافات کے شریف اور پُرامن لوگ بھی قانون شکنی پر مجبور ہو رہے ہیں۔ قریباً دو ہزار اشخاص نے مقامی بازار پر حملہ کر دیا اور دکانداروں سے چاول اور روپوں کا مطالبہ کیا۔ وہ دوکانیں لوٹنے پر آمادہ تھے۔ کہ ایک شخص نے تجویز پیش کی۔ کہ ہر ایک کو ایک ایک سیر چاول دیئے جائیں۔ چنانچہ دکانداروں نے ایسا کیا۔ اور اس طرح خیر ہو گئی۔

لنڈن ۴ نومبر۔ آج پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے ملک معظم نے چیکوسلواکیہ کی تعریف کی۔ کہ اس نے دول اربعہ کے فیصلہ کو بسر و چشم مان لیا۔ آپ نے مسولینی کی بھی تعریف کی۔ کہ اس نے ہٹلر کو رضامند کرنے کی کوشش کی۔ نیز صدر جمہوریہ امریکہ کی اپیلوں پر بھی اظہار استحسان کیا۔

کراچی ۴ نومبر۔ ایک کانگرسی نے تجویز پیش کی ہے۔ کہ آئندہ سال کانگرس کا صدر کسی عورت کو بنایا جائے۔ اور اس سلسلہ میں مسز کملا دیوی چٹوپادھیائے کا نام لیا ہے۔

لاہور ۵ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں گورنمنٹ قانون انتقال اراضی میں ترمیم کا ایک اور بل پیش کرے گی۔ گذشتہ سیشن میں جو ترمیم پاس ہوئی تھی۔ اور جس کے رو سے زراعت پیشہ ساہوکاروں کو اپنے مقروضوں کی زمین خریدنے کی ممانعت کی گئی تھی۔ اس میں کوئی اصطلاحی سقم رہ گیا ہے۔ جسے دور کرنے کے لئے نیا بل پیش ہوگا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی